بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں کس قسم کے لباس پہننے کی پابندی اور کیوں ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم کا سوال ہے کہ کیا اسلام میں کسی خاص لباس کی پابندی ہے اور کیا اسلام میں کچھ لباسوں کا پہننا ناجائز ہے؟ اگر ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے اور ان کی حکمت کیا ہے؟

جواب

اسلام ایک مکمل، مہذب اور حکمت و دانائی کی تعلیمات پر مبنی دین ہے۔ اسلام کا مقصد ایک پاکیزہ، مہذب، باحیا، اور متوازن معاشرہ قائم کرنا ہے، اور چونکہ تہذیب و حیا و پاکیزگی میں لباس کا بھی کافی عمل دخل ہے بلکہ لباس ایک فرد کی پہچان ہے اور اس کے ساتھ انفرادی، معاشرتی اور اخلاقی اقدار پر گہرا اثر رکھنے والی چیز ہے، اس لیے اسلام نے لباس کے حوالے سے بھی جامع رہنمائی فرمائی ہے، ہر طرح کی قوم، علاقے اور ثقافت کے لیے اپنی تہذیب اور روایات کی رعایت کرتے ہوئے لباس کے متعلق اسلامی اصولوں کو اپنانا بہت آسان ہے خواہ وہ امریکہ، افریقہ ہو یا چائنا، آسٹریلیا یا ایشیا وغیرہا کی اقوام۔ اسلام میں کسی خاص رنگ، طرز یا لباس کی پابندی نہیں، البتہ ایسا لباس جو انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا نہ کرے، وقار اور حیا کو مجروح کرے، معاشرتی، اخلاقی اور روحانی فساد کا سبب ہو، ایسے لباس سے دینِ رحمت و حکمت یعنی دینِ اسلام منع فرماتا ہے۔ ذیل میں ان لباسوں سے متعلق ضابطے اور ان کے پس منظر میں موجود حکمتوں کو تفصیلاً ذکر کیا جا رہا ہے۔

اسلامی لباس کا پہلا اصول: جو لباس بے ستری، عریانی یا نیم عریانی پر مشتمل ہو، اس کا پہننا جائز نہیں۔

حیا انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا اور اسلام کے مطلوب امور میں سے ایک عظیم مطلوب ہے۔ اسلامی لباس اسی فطری جذبے کا عملی تحفظ اور دینی تقاضے کی عملی تعبیر ہے۔ اسلام میں مرد و عورت کے لباس کا سب سے بنیادی مقصد ستر پوشی ہے، یعنی جسم کے ان حصوں کو ڈھانپنا جن کا پردہ شرعاً ضروری ہے۔ جس لباس سے اعضائے ستر ڈھک نہ سکیں تو وہ اپنے اصل مقصد کو ہی پورا نہیں کرتا، یونہی اگر لباس اتنا باریک ہو کہ جسم کی رنگت چھلکے، یا اتنا تنگ ہو کہ اعضائے ستر تو ڈھک جائیں، مگر ان کی ساخت، ہیئت اور کشش نمایاں ہو، ایسا لباس اگرچہ ظاہری طور پر جسم پر موجود ہے مگر یہ اپنے حقیقی مقصد کو پورا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ ایسا ہر لباس معاشرے میں فحاشی، بے حیائی اور اخلاقی انحطاط کو جنم دیتا ہے۔ یہ فرد کی عفت و پاکدامنی کو داغ دار کرتا، نظر و فکر کی پاکیزگی چھین لیتا اور اللہ کی حدود کو پامال کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے، جن ممالک میں ایسے لباس عام ہیں، ان میں بے حیائی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اسلامی لباس کا دوسرا اصول: مردوں کے لیے عورتوں سے اور عورتوں کے لیے مردوں سے مشابہت والے لباس پہننا ناجائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو فطری اور جسمانی فرق کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، اور یہی فرق ان کی انفرادی شناخت، کردار اور ذمہ داریوں کی بنیاد ہے۔ لہٰذا ان کے درمیان صنفی امتیاز کا برقرار رہنا فطری اور معاشرتی ضرورت ہے جبکہ اس فرق کو ختم کرنا فطرت سے بغاوت ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر اسلام نے مردوں کو عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے، اور عورتوں کو مردوں کی طرح بننے سے منع فرمایا ہے۔

اسلامی لباس کا تیسرا اصول: خدا کے باغی اور ناپسندیدہ لوگوں کے مخصوص یا ان سے مشابہت میں پہنے جانے والے لباس جائز نہیں۔

کسی فرد یا قوم سے مشابہت اختیار کرنا صرف ظاہری نقل نہیں بلکہ یہ دلی یا فکری طور پر متاثر ہونے کی علامت ہوتا ہے یا متاثر ہونے کی بنیاد بنتا ہے۔ جب کوئی شخص دانستہ طور پر کسی کی وضع قطع، انداز یا طرزِ زندگی اپناتا ہے، تو یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کے دل میں اس کے لیے میلان پیدا ہو چکا ہے۔ رفتہ رفتہ یہی میلانی کیفیت اس کے خیالات اور طرزِ فکر کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ اسی حکمت کے پیشِ نظر دینِ اسلام نے کفار و فساق کے مخصوص لباس یا ان سے دانستہ مشابہت کے لیے لباس پہننے سے منع فرمایا تاکہ مسلمان کا دل، کردار اور سوچ ایسے افراد یا اقوام کے اثر سے محفوظ رہے۔

اسلامی لباس کا چوتھا اصول: چند مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ مردوں کے لیے ریشم کا لباس پہننا ناجائز ہے جبکہ عورتوں کے لیے مطلقا جائز ہے۔

اسلام مرد و عورت دونوں کو اپنی صنف کے اعتبار سے بنیادی زینت اختیار کرنے کی یکساں اجازت دیتا ہے، تاہم پرتکلف زیب و زینت عورتوں کا خاصہ ہے، مردوں کے لائق نہیں۔ مردوں کی شناخت شجاعت، بہادری، سادگی اور عملی پاکیزگی ہے اور چونکہ ریشم کا لباس نرمی، نزاکت اور زیب و زینت کی علامت سمجھا جاتا ہے، جو کہ مردوں کی فطرت سے ہم آہنگ نہیں، اس وجہ سے شریعت مطہرہ نے مردوں کے لیے اسے حرام فرمایا ہے۔

اسلامی لباس کا پانچواں اصول: لباس شہرت کا پہننا ناجائز ہے۔

جس لباس کا مقصد فخر و تکبر، دِکھاوا اور لوگوں پر بڑائی ظاہر کرنا ہو، ایسا لباس، لباسِ شہرت کہلاتا ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا: جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ اسلام میں تکبر اور فخر و غرور ناجائز ہے، یہ بذات خود بھی مذموم صفات ہیں اور دوسروں کی دل شکنی اور دل آزاری کا سبب بھی ہیں اور لباسِ شہرت اسی کا ذریعہ ہے، ایسا لباس پہننے والا شخص لوگوں کو حقیر اور خود کو برتر سمجھتا ہے، حالانکہ اسلام میں کسی شخص کو دوسرے پر فوقیت کی بنیاد صرف تقویٰ ہے اور وہ بھی صرف حصول کے لیے، بڑائی جتانا بہر صورت منع ہے خواہ تقویٰ ہی کی بنیاد پر ہو۔

اسلامی لباس کا چھٹا اصول: قدرت کے باوجود بہت گھٹیا لباس پہننا۔

اچھے لباس پر قدرت کے باوجود بہت گھٹیا لباس پہننا بھی شریعت نے منع کیا ہے کیونکہ یہ خدا کی نعمت کی ناشکری ہے اور دوسری طرف خود کو دوسروں کی نظر میں ذلیل کرنا بھی ہے اور بعض صورتوں میں یہ بھی شہرت کے حصول کا ایک منفی طریقہ ہے۔

مذکورہ بالا اصول قرآن وحدیث کی روشنی میں:

لباس کا بنیادی مقصد ستر پوشی ہے، اس حوالے سے ارشاد ربانی ہے: ﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ﴾ ترجمہ: "اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" (پارہ 08، سورہ اعراف: 26)

اور انہیں آیات سے متصل آیت میں بے حیائی وبے شرمی کی حوصلہ شکنی فرمائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ ہے: ﴿وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (28)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی) ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں؟" (پارہ 08، سورہ اعراف: 28)

حیاء دین اسلام کی مرکزی خصلت ہے، حدیث پاک میں ہے: "إن لكل دين خلقا، وإن خلق الإسلام الحياء" ہر دین میں اخلاق کی ایک بنیاد اور مرکزی اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا مرکزی خلق حیاء ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج 02، ص 1399، رقم: 4182، دار احیاء الکتب العربیۃ)

عورتوں اور مردوں کے ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے کے حوالے سے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال" اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں، لعنت فرمائی۔ (صحیح بخاری، ج 07، ص 159، رقم: 5885، السلطانیۃ، بالمطبعۃ الکبری الأمیریۃ، بولاق مصر)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المراة، والمراة تلبس لبسة الرجل" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورت والا لباس پہنے، اور اس عورت پر جو مرد والا لباس پہنے۔ (سنن ابی داؤد، ج 04 ص 60، رقم: 4098، المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔ بیروت)

خدا کے باغی اور ناپسندیدہ لوگوں سے مشابہت اختیار کرنا ان کی طرف میلان کی وجہ بن سکتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں موجود ہے :

"من تشبه بقوم فهو منهم" جو جس قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ ان میں ہی سے ہوتا ہے۔ (سنن ابی داوٗد، ج 06، ص 144، رقم : 4031، دار الرسالۃ العلمیۃ بیروت)

مردوں کے لیے ریشم کی حرمت کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں : "إن نبي الله صلى الله عليه وسلم: أخذ حريرا فجعله في يمينه، وأخذ ذهبا فجعله في شماله ثم قال: إن هذين حرام على ذكور أمتي" ترجمہ : بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا، اور فرمایا : یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (سنن ابی داوٗد، ج 04، ص 50، رقم 4057، المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت)

نیم عریاں اور چست لباس پہننے والی عورتوں کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "صنفان من اهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رءوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا" ترجمہ : دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہد مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں، ان میں) ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو ماریں گے اور (دوسری قسم) ان عورتوں کی ہے جو پہن کر بھی ننگی ہوں گی دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے پائی جائے گی۔ (صحیح المسلم، ص 700، رقم : 2128، مطبوعہ ریاض)

لباس شہرت کی مذمت کے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "من لبس ثوب شهرة، ألبسه الله يوم القيامة ثوب مذلة" جس نے لباس شہرت پہنا، قیامت کے دن اللہ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، ج 04، ص 601، رقم 3606، دار الرسالۃ العالمیۃ)

لباس شہرت کی تفصیل کے حوالے سے بہار شریعت میں ہے : "لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو، وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔" (بہار شریعت، ج 03، ص 404، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : 26 ذوالقعدہ 1446ھ / 24 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net